نزولِ عیسیٰ بن مریم علیہما السلام

ایک افسانہ یا حقیقت؟

حافظ محمد زبیر ٭

منکرینِ نزولِ عیسیٰ بن مریمؑ

عصرِ حاضر میں جن متجددین نے نزولِ عیسیٰ بن مریم علیہما السلام کے اہل سنت کے ہاں متفقہ اور مسلّمہ عقیدے کا انکار کیا اُن میں سید جمال الدین افغانی، مفتی محمد عبدہٗ، علامہ محمد اسد، سرسید احمد خان، ڈاکٹر محمد اقبال، علامہ تمنا عمادی پھلواری، مولانا ابوالکلام آزاد، مولانا عبید اللہ سندھی، شیخ محمود شلتوت، مولانا محمد اسحاق صدیقی ندوی، مولانا شبیر ازہر میرٹھی، جاوید احمد غامدی اور ڈاکٹر شبیر احمد وغیرہم شامل ہیں۔ ہم ان حضرات میں سے چند ایک کی رائے کو اُن کے اپنے الفاظ میں بیان کر دیتے ہیں۔ جناب سرسید احمد خان لکھتے ہیں:

> ''اسی طرح مہدی و مسیح کی آمد کی جو روایات ہیں وہ ہمارے حصہ میں غیر مسلموں کے ہاتھوں ڈالی گئی ہیں اور قرآن کریم ان لغویات سے پوری طرح پاک ہے''۔ (سرسید احمد خان، جلد ۷، ص ۱۲۳)

علامہ اقبال سے جب مہدی و مسیح کی احادیث کے بارے میں سوال کیا گیا تو انہوں نے فرمایا:

> ''ہاں یہ ٹھیک ہے کہ آپ کو کسی عالم سے یہ سوالات کرنے چاہئیں جو آپ نے مجھ سے کیے ہیں، میں زیادہ سے زیادہ آپ کو صرف اپنا عقیدہ بتا سکتا ہوں اور بس۔ میرے نزدیک مہدی، مسیحیت اور مجددیت کے متعلق جو احادیث ہیں وہ ایرانی اور عجمی تخیلات کا نتیجہ ہیں۔ عربی تخیلات اور قرآن کی صحیح اسپرٹ سے ان کو کوئی سروکار نہیں''۔
>
> (اقبال نامہ، حصہ دوم، خط ۸۷، ص ۲۳۱)

٭ شعبہ تحقیق اسلامی، قرآن اکیڈمی لاہور

مولانا ابوالکلام آزاد لکھتے ہیں:

''باقی رہا نزول مسیح کا معاملہ' تو یہ ایک نہایت اہم معاملہ ہے' اور اگر کسی زمانے میں مسلمانوں کی نجات و سعادت اس پر موقوف رہنے والی تھی تو ضروری تھا کہ قرآن صاف صاف اسے بیان کر دیتا' اسی طرح صاف صاف جس طرح اس نے تمام مہماتِ دینیہ و اعتقادیہ بیان کر دی ہیں' لیکن یہ ظاہر ہے کہ قرآن میں کوئی تصریح موجود نہیں۔ پس کوئی وجہ نہیں ہم اس کے اعتقاد پر مجبور ہوں۔ ہمارا اعتقاد ہے کہ اب نہ کوئی بروزی مسیح آنے والا ہے نہ حقیقی''۔ (روزنامہ زمیندار: ۲۶ جون ۱۹۳۶ء' لاہور)

مولانا عبیداللہ سندھی لکھتے ہیں:

''حضرت عیسیٰ مسیح علیہ السلام کے دوبارہ آنے کے مسئلہ میں ہماری رائے یہ ہے کہ آ گیا تو اچھا' نہیں تو اس سے کوئی مصیبت نہیں آئے گی' ہم اس کو عقیدہ بنانے کے مخالف ہیں۔ حضرت مسیح علیہ السلام کے دوبارہ آنے کے متعلق کوئی صحیح حدیث ہماری نظر سے نہیں گزری' اور جتنی احادیث اس بارے میں وارد ہوئی ہیں سب کی سب معلل ہیں۔ قرآن مجید میں تو آمد مسیح کا یہ مسئلہ بالکل نہیں ہے' بلکہ اس کے خلاف موجود ہے''۔

(عقیدہ انتظار مسیح ومہدی' مولانا عبیداللہ سندھی' ص ۱۱)

مولانا محمد اسحاق صدیقی ندوی لکھتے ہیں:

''اس کے ساتھ یہ بھی میرا عقیدہ ہے کہ حضرت عیسیٰؑ دوبارہ دنیا میں تشریف نہیں لائیں گے اور قربِ قیامت حضرت عیسیٰؑ کے دنیا میں نزول کا عقیدہ قطعاً غلط ہے''۔ (دینی نفسیات' محمد اسحاق صدیقی ندوی' ص ۵۰۵)

شبیر احمد ازہر میرٹھی لکھتے ہیں:

''حضرت عثمانؓ کے اواخرِ عہد سے جھوٹے لوگوں نے گھڑی ہوئی حدیثیں مسلمانوں میں پھیلانی شروع کر دی تھیں اور یہ منحوس سلسلہ تین صدی تک چلتا رہا۔ ان جھوٹی حدیثوں کی وجہ سے بعض کہانیاں تو ایسی مشہور کر گئیں کہ معروف ومتداول کتب حدیث میں جگہ پا لینے کی وجہ سے عقائد کا درجہ پا گئی ہیں۔ یہ مشہورتر کہانیاں تین ہیں: ۱) ابن صیاد کے متعلق روایات۔ ۲) خروجِ دجال ونزولِ مسیح کے متعلق روایات۔ ۳) امام مہدی کے ظہور کے متعلق روایات''۔

ڈاکٹر شبیر احمد لکھتے ہیں:

''نوٹ کر لیجیے کہ ہمارے عوام یہ تو کہتے ہیں کہ مہدی ومسیح کی آمد کا ذکر احادیث میں آیا

ہے' لیکن اکثر لوگوں نے یہ روایات خود نہیں پڑھیں۔ یہ نہیں دیکھا کہ ان روایات میں کتنا تضاد ہے' کیا مضحکہ خیز اور بے سروپا باتیں کہی گئی ہیں۔ ایسی روایات کو رسول کریم ﷺ سے منسوب کرنا توہین نہیں تو اور کیا ہے''۔ (میں کرسچین کیوں نہیں ہوں' ڈاکٹر شبیر احمد' ص ۸۶)

نزولِ عیسیٰ بن مریمؑ کا قرآن میں تذکرہ

حضرت عیسیٰ بن مریمؑ کا نزول قرآن' سنت متواترہ اور اہل سنت کے اجماع سے ثابت ہے۔ سب سے پہلے ہم قرآنی دلائل کا تذکرہ کریں گے۔ قرآن مجید میں تین مقامات ایسے ہیں جو کہ نزولِ عیسیٰ بن مریمؑ کی دلیل بنتے ہیں:

دلیل اوّل:

اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے:

﴿وَلَمَّا ضُرِبَ ابْنُ مَرْيَمَ مَثَلًا اِذَا قَوْمُكَ مِنْهُ يَصِدُّوْنَ﴿۵۷﴾ وَقَالُوْٓا ءَ اٰلِهَتُنَا خَيْرٌ اَمْ هُوَ ۭ مَا ضَرَبُوْهُ لَكَ اِلَّا جَدَلًا ۭ بَلْ هُمْ قَوْمٌ خَصِمُوْنَ﴿۵۸﴾ اِنْ هُوَ اِلَّا عَبْدٌ اَنْعَمْنَا عَلَيْهِ وَجَعَلْنٰهُ مَثَلًا لِّبَنِيْٓ اِسْرَاۗءِيْلَ﴿۵۹﴾ وَلَوْ نَشَاۗءُ لَجَعَلْنَا مِنْكُمْ مَّلٰۗىِٕكَةً فِي الْاَرْضِ يَخْلُفُوْنَ﴿۶۰﴾ وَاِنَّهٗ لَعِلْمٌ لِّلسَّاعَةِ فَلَا تَمْتَرُنَّ بِهَا وَاتَّبِعُوْنِ ۭ هٰذَا صِرَاطٌ مُّسْتَقِيْمٌ﴿۶۱﴾ وَلَا يَصُدَّنَّكُمُ الشَّيْطٰنُ ۚ اِنَّهٗ لَكُمْ عَدُوٌّ مُّبِيْنٌ﴿۶۲﴾ وَلَمَّا جَاۗءَ عِيْسٰى بِالْبَيِّنٰتِ قَالَ قَدْ جِئْتُكُمْ بِالْحِكْمَةِ وَلِاُبَيِّنَ لَكُمْ بَعْضَ الَّذِيْ تَخْتَلِفُوْنَ فِيْهِ ۚ فَاتَّقُوا اللّٰهَ وَاَطِيْعُوْنِ﴿۶۳﴾ اِنَّ اللّٰهَ هُوَ رَبِّيْ وَرَبُّكُمْ فَاعْبُدُوْهُ ۭ هٰذَا صِرَاطٌ مُّسْتَقِيْمٌ﴿۶۴﴾﴾ (الزخرف)

''اور جب عیسیٰ بن مریمؑ کو بطورِ مثال بیان کیا گیا تو (اے نبیؐ!) آپ کی قوم کے لوگ اس پر چلانے لگے' اور انہوں نے کہا: کیا ہمارے معبود زیادہ بہتر ہیں یا وہ (عیسیٰ بن مریمؑ)؟ وہ اس بات کو آپ کے سامنے صرف جھگڑا کرنے کے لیے بیان کرتے ہیں' بلکہ وہ ایک جھگڑالو قوم ہے۔ وہ (یعنی حضرت عیسیٰ بن مریمؑ) تو صرف ایک بندے تھے جن پر ہم نے انعام کیا اور انہیں بنی اسرائیل کے لیے ایک مثال بنایا۔ اور اگر ہم چاہتے تو لازماً تمہاری جگہ فرشتوں کو زمین میں جانشین بناتے۔ اور وہ (یعنی حضرت عیسیٰ بن مریمؑ) البتہ قیامت کی ایک نشانی ہیں' پس تم اس (قیامت) کے

بارے میں ہرگز شک نہ کرو اور میری اتباع کرو۔ یہ ایک سیدھا راستہ ہے۔ شیطان تمہیں (میری اتباع سے) ہرگز نہ روکنے پائے' یقیناً وہ تمہارا کھلا دشمن ہے۔ اور جب عیسیٰ واضح نشانیاں لے کر آیا (تو) اُس نے کہا میں تمہارے پاس حکمت لے کر آیا ہوں اور (اس لیے آیا ہوں) تاکہ تمہارے لیے بعض ان باتوں (کی حقیقت) کو کھول دوں جن میں تم اختلاف کر رہے ہو۔ پس تم اللہ کا تقویٰ اختیار کرو اور میری اطاعت کرو۔ یقیناً اللہ میرا بھی ربّ ہے اور تمہارا بھی ربّ ہے پس تم اسی کی عبادت کرو۔ یہ ایک سیدھا راستہ ہے''۔

یہاں پر ﴿وَاِنَّهٗ لَعِلْمٌ لِّلسَّاعَةِ﴾ کی تفسیر میں چار اقوال نقل کیے گئے ہیں:

۱) پہلا قول یہ ہے کہ 'وَاِنَّهٗ' میں 'ہٗ' ضمیر سے مراد حضرت عیسیٰ بن مریمؑ ہیں اور ان کے قیامت سے قبل نزول کو قیامت کی نشانی کہا گیا ہے۔

۲) دوسرا قول یہ ہے کہ 'وَاِنَّهٗ' میں 'ہٗ' ضمیر سے مراد تو حضرت عیسیٰ بن مریمؑ ہیں لیکن ان کو قیامت کی نشانی اس لیے کہا گیا کہ ان کا بغیر باپ کے پیدا ہونا مُردوں کے دوبارہ اٹھنے اور بعث بعد الموت پر دلیل ہے۔

۳) تیسرا قول یہ ہے کہ 'وَاِنَّهٗ' میں 'ہٗ' ضمیر سے مراد قرآن مجید ہے۔

۴) چوتھا قول یہ ہے کہ 'وَاِنَّهٗ' میں 'ہٗ' ضمیر سے مراد اللہ کے رسول ﷺ ہیں۔

ان چار اقوال میں سے تیسرا اور چوتھا قول آیت کے سیاق و سباق کے خلاف ہے۔ آیت کا سیاق و سباق اس بات کی واضح دلیل ہے کہ 'اِنَّهٗ' میں 'ہٗ' ضمیر سے مراد حضرت عیسیٰ ابن مریم علیہما السلام ہیں' اس لیے پہلے دو اقوال میں سے کوئی ایک قول ہی صحیح ہے۔ اللہ سبحانہٗ و تعالیٰ نے جب یہ کلام نازل کیا تھا تو اللہ تعالیٰ کی اس کلام سے مراد (معنی) ایک ہی تھی' یا تو اللہ تعالیٰ کی مراد پہلا قول تھا یا پھر دوسرا قول مراد تھا۔ صحابہ کرامؓ و تابعینؒ کی تفسیر' جلیل القدر مفسرین کی آراء اور جمہور مفسرین کے اقوال پہلے قول کو راجح قرار دیتے ہیں۔

صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کی تفسیر

صحابہ رضی اللہ عنہم میں سے حضرت عبد اللہ بن عباسؓ اور حضرت ابو ہریرہؓ کی رائے ہے کہ ﴿وَاِنَّهٗ لَعِلْمٌ لِّلسَّاعَةِ﴾ سے مراد حضرت عیسیٰ بن مریمؑ ہیں۔ امام المفسرین ابن جریر طبریؒ (متوفی ۳۱۰ھ) حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کی تفسیر بیان کرتے ہوئے لکھتے ہیں:

حدثنا ابن بشارقال ثنا عبد الرحمن قال ثنا سفيان عن عاصم عن أبی رزين عن يحيی عن ابن عباس''وَاِنَّهٗ لَعِلْمٌ لِّلسَّاعَةِ'' قال خروج عيسی بن مريم (تفسير طبری:سورة الزخرف:٦١)

''حضرت عبداللہ بن عباسؓ فرماتے ہیں کہ ﴿وَاِنَّهٗ لَعِلْمٌ لِّلسَّاعَةِ﴾ سے مراد حضرت عیسیٰ بن مریمؑ کا نکلنا ہے''۔

حدثنا أبو كريب قال حدثنا ابن عطية عن فضيل بن مرزوق عن جابرقال كان ابن عباس يقول ما أدری علم الناس بتفسير هذه الآية أم لم يفطنوا لها وَاِنَّهٗ لَعِلْمٌ لِّلسَّاعَةِ قال نزول عيسی بن مريم (أيضا)

''حضرت عبداللہ بن عباسؓ فرماتے تھے کہ مجھے علم نہیں کہ کیا لوگوں کو اس آیت کی تفسیر معلوم ہے یا وہ اس آیت کا مفہوم نہیں معلوم کر سکے۔ حضرت عبداللہ بن عباسؓ نے فرمایا: ﴿وَاِنَّهٗ لَعِلْمٌ لِّلسَّاعَةِ﴾ سے مراد حضرت عیسیٰ بن مریمؑ کا نزول ہے''۔

اور بھی بہت سی اسناد کے ساتھ یہ تفسیر حضرت عبداللہ بن عباسؓ سے مروی ہے۔ جبکہ امام سیوطیؒ حضرت ابو ہریرہؓ کی تفسیر بیان کرتے ہوئے لکھتے ہیں:

أخرج عبد بن حميد عن أبی هريرة ''وَاِنَّهٗ لَعِلْمٌ لِّلسَّاعَةِ'' قال خروج عيسٰی (الدر المنثور: سورة الزخرف:٦١)

''حضرت ابو ہریرہؓ ﴿وَاِنَّهٗ لَعِلْمٌ لِّلسَّاعَةِ﴾ کی تفسیر میں فرماتے ہیں کہ اس سے مراد حضرت عیسیٰ بن مریمؑ کا نکلنا ہے''۔

امورِ غیبیہ میں صحابیؓ کی تفسیر محدثین کی اصطلاح میں حدیث مرفوع حکمی کہلاتی ہے' یعنی صحابیؓ کی اس تفسیر کو ہم حکماً یہی کہیں گے کہ یہ اللہ کے رسول ﷺ کی تفسیر ہے' کیونکہ صحابیؓ ایسے امور میں اپنی طرف سے بات نہیں کرتا۔ الدکتور محمود الطحان فرماتے ہیں:

هناك صور من الموقوف فی ألفاظها و شكلها لكن المدقق فی حقيقتها يری أنها بمعنی الحديث المرفوع لذا أطلق عليها العلماء اسم 'المرفوع حكما' أی انها من الموقوف لفظا المرفوع حكما 'و من هذه الصور: أن يقول الصحابی' الذی لم يعرف بالأخذ عن أهل الكتاب' قولا لا مجال للاجتهاد فيه و لا تعلق له ببيان لغة أو شرح غريب مثل الأخبار عن الأمور الماضية كبدء الخلق' أو الأخبار عن الأمور الآتيةكالملاحم والفتن وأحوال

یوم القیامة' أو الأخبار عما یحصل بفعله ثواب مخصوص أو عقاب مخصوص .....(تیسیر المصطلح: ص ۱۳۰'۱۳۱)

''موقوف حدیث اپنے الفاظ اور شکلوں کے اعتبار سے مختلف ہوتی ہے اور علم حدیث کا گہرا علم رکھنے والا بعض اوقات اس بات تک پہنچ جاتا ہے کہ بظاہر موقوف نظر آنے والی حدیث درحقیقت مرفوع ہوتی ہے۔ اس لیے علمائے حدیث اس کو'مرفوع حکمی' کا نام دیتے ہیں' یعنی یہ حدیث لفظاً موقوف ہے لیکن حکماً مرفوع ہے۔ اور اس کی قسموں میں سے ایک یہ بھی ہے کہ ایسا صحابیؓ جو کہ اہل کتاب سے روایات لینے میں معروف نہ ہو' کسی ایسے مسئلے میں کوئی بات کہے جس کا تعلق نہ تو اجتہادی امور سے ہو اور نہ وہ لغت کا بیان ہو اور نہ ہی کسی غریب لفظ کی تشریح ہو' جیسا کہ کوئی صحابیؓ اُمورِ ماضیہ مثلاً ابتدائے خلق سے متعلق کوئی بات کرے یا آنے والے حالات و واقعات مثلاً جنگوں' فتنوں اور قیامت کی نشانیوں کے بارے میں کوئی بات کہے۔ یا صحابیؓ کوئی ایسی بات کہے جس میں کسی فعل کے ارتکاب پر کسی خاص ثواب یا عذاب کا تذکرہ ہو......''

پس یہ ثابت ہوا کہ حضرت عبداللہ بن عباسؓ اور حضرت ابو ہریرہؓ کی یہ تفسیر حکماً اللہ کے رسول ﷺ کی تفسیر ہے اور صحابیؓ کی ایسی تفسیر حجت ہے' جس کا قبول کرنا واجب ہے۔

تابعینؒ کی تفسیر

تابعین میں مجاہدؒ' قتادہؒ' سدیؒ' ضحاکؒ اور ابن زیدؒ کا کہنا یہ ہے کہ ﴿وَاِنَّهٗ لَعِلْمٌ لِّلسَّاعَةِ﴾ سے مراد حضرت عیسیٰ بن مریمؑ ہیں۔ امام المفسرین ابن جریر طبریؒ لکھتے ہیں:

حدثنا محمد بن عمرو قال ثنا أبو عاصم قال ثنی عیسی و حدثنی الحارث قال ثنا لحسن قال ثنا ورقاء جمیعا عن ابن أ بی نجیح عن مجاهد قوله وَاِنَّهٗ لَعِلْمٌ لِّلسَّاعَةِ قال آیة للساعة خروج عیسی بن مریم قبل یوم القیامة (تفسیر طبری:سورة الزخرف:٦١)

''حضرت مجاہدؒ ﴿وَاِنَّهٗ لَعِلْمٌ لِّلسَّاعَةِ﴾ کی تفسیر میں فرماتے ہیں کہ قیامت کی نشانی قیامت سے پہلے حضرت عیسیٰ بن مریمؑ کا نکلنا ہے''۔

حدثنا بشر قال حدثنا یزید قال ثنا سعید عن قتادة وَاِنَّهٗ لَعِلْمٌ لِّلسَّاعَةِ نزول عیسی بن مریم علم للساعة (أیضا)

''حضرت قتادہؒ سے روایت ہے کہ ﴿وَاِنَّهٗ لَعِلْمٌ لِّلسَّاعَةِ﴾ سے مراد حضرت عیسیٰ بن مریمؑ کا نزول ہے''۔

حدثنا محمد قال ثنا أحمد قال ثنا أسباط عن السدى وَاِنَّهٗ لَعِلْمٌ لِّلسَّاعَةِ قال خروج عيسى بن مريم قبل يوم القيامة (أيضا)

''حضرت سدیؒ سے روایت ہے کہ ﴿وَاِنَّهٗ لَعِلْمٌ لِّلسَّاعَةِ﴾ سے مراد قیامت سے پہلے حضرت عیسیٰ بن مریمؑ کا نزول ہے''۔

حدثت عن الحسين قال سمعت أبا معاذ يقول أخبرنا عبيد قال سمعت الضحاك يقول فى قوله وَاِنَّهٗ لَعِلْمٌ لِّلسَّاعَةِ يعنى خروج عيسى بن مريم و نزول من السماء قبل يوم القيامة (أيضا)

''حضرت ضحاکؒ سے مروی ہے کہ ﴿وَاِنَّهٗ لَعِلْمٌ لِّلسَّاعَةِ﴾ سے حضرت عیسیٰ بن مریمؑ کا خروج اور قیامت سے پہلے آسمان سے نزول مراد ہے''۔

حدثنى يونس قال أخبرنا ابن وهب قال قال ابن زيد فى قوله وَاِنَّهٗ لَعِلْمٌ لِّلسَّاعَةِ قال نزول عيسى بن مريم علم للساعة حين ينزل (أيضا)

''حضرت ابن زیدؒ سے روایت ہے کہ ﴿وَاِنَّهٗ لَعِلْمٌ لِّلسَّاعَةِ﴾ سے مراد حضرت عیسیٰ ابن مریمؑ کا نزول ہے جبکہ وہ نازل ہوں گے''۔

جلیل القدر مفسرین کی آراء:

امام ابن کثیرؒ (متوفی ۷۷۴ھ) ﴿وَاِنَّهٗ لَعِلْمٌ لِّلسَّاعَةِ﴾ کی تفسیر میں لکھتے ہیں:

''وَاِنَّهٗ لَعِلْمٌ لِّلسَّاعَةِ'' تقدم تفسير ابن اسحاق ان المراد من ذلك ما بعث به عيسى عليه السلام من احياء الموتى و ابراء الأكمه و الأبرص و غير ذلك من الأسقام و فى هذا نظر و أبعد منه ما حكاه قتادة عن الحسن البصرى و سعيد بن جبير أى الضمير فى (وانه) عائد على القرآن بل الصحيح انه عائد على عيسى عليه السلام فان السياق فى ذكره ثم المراد بذلك نزوله قبل يوم القيامة...... وقد تواترت الأحاديث عن رسول اللهﷺ انه أخبر بنزول عيسى بن مريم قبل يوم القيامة اماما عادلا وحكما مقسطا (تفسير ابن كثير:الزخرف:٦١)

''ابن اسحاقؒ نے ﴿وَاِنَّهٗ لَعِلْمٌ لِّلسَّاعَةِ﴾ کی تفسیر میں لکھا ہے کہ اس سے مراد حضرت عیسیٰ بن مریمؑ کے معجزات ہیں۔ مثلاً مُردوں کو زندہ کرنا' کوڑھی اور پیدائشی اندھے اور دوسری بیماریوں والوں کو تندرست کرنا' لیکن یہ تفسیر محل نظر ہے اور اس سے بھی زیادہ دور کی تفسیر وہ ہے جو کہ قتادہؒ نے حسن بصریؒ اور سعید بن جبیرؒ سے بیان کی ہے کہ 'ہٗ' ضمیر قرآن کی طرف لوٹ رہی ہے' بلکہ صحیح تفسیر یہ ہے کہ اس سے مراد قیامت سے قبل حضرت عیسیٰ بن مریمؑ کا نزول ہے...... اور رسول اللہ ﷺ سے متواتر احادیث سے یہ بات ثابت ہے کہ حضرت عیسیٰ بن مریمؑ قیامت سے پہلے عادل اور منصف حکمران بن کر نازل ہوں گے''۔

امام النحو ابوحیان الاندلسیؒ (متوفی ۷۴۵ھ) ﴿وَاِنَّهٗ لَعِلْمٌ لِّلسَّاعَةِ﴾ کی تفسیر میں فرماتے ہیں:

والظاهر أن الضمير فى (وَاِنَّهٗ لَعِلْمٌ لِّلسَّاعَةِ) يعود على عيسٰى اذ الظاهر فى الضمائر السابقة أنها عائدة عليه (البحر المحيط: الزخرف:٦١)

''اور بظاہر یہی معلوم ہوتا ہے کہ ﴿وَاِنَّهٗ لَعِلْمٌ لِّلسَّاعَةِ﴾ میں ضمیر حضرت عیسیٰ بن مریمؑ کی طرف لوٹ رہی ہے' کیونکہ سابقہ ضمائر بھی حضرت عیسیٰ بن مریمؑ ہی کی طرف لوٹ رہی ہیں''۔

امام شوکانیؒ (متوفی ۱۲۵۰ھ) ﴿وَاِنَّهٗ لَعِلْمٌ لِّلسَّاعَةِ﴾ کی تفسیر میں لکھتے ہیں:

وَاِنَّهٗ لَعِلْمٌ لِّلسَّاعَةِ قال مجاهد والضحاك والسدى وقتادة أن المراد المسيح وان خروجه مما يعلم به قيام الساعة لكونه شرطا من أشراطها لأن الله سبحانه وتعالى ينزله من السماء قبيل قيام الساعة كما أن خروج الدجال من أعلام الساعة' وقال الحسن و سعيد بن جبير المراد القرآن لأنه يدل على قرب مجيء الساعة وبه يعلم وقتها و أهوالها وأحوالها وقيل المعنى أن حدوث المسيح من غير أب واحياؤه الموتى دليل على صحة البعث و قيل الضمير لمحمد ﷺ و الأول أولى (فتح القدير:الزخرف:٦١)

''مجاہدؒ' ضحاکؒ' سدیؒ اور قتادہؒ کا قول یہ ہے کہ ﴿وَاِنَّهٗ لَعِلْمٌ لِّلسَّاعَةِ﴾ سے مراد مسیح بن مریمؑ ہیں اور ان کے نکلنے سے قیامت کا علم حاصل ہوگا' کیونکہ وہ قیامت کی علامات میں سے ایک علامت ہے۔ اللہ سبحانہٗ وتعالیٰ ان کو قیامت سے کچھ پہلے آسمان سے نازل فرمائیں گے جیسا کہ دجال کا نکلنا قیامت کی علامات میں سے ہے۔ حسن بصریؒ اور سعید بن جبیرؒ کے نزدیک اس سے مراد قرآن ہے' کیونکہ قرآن قیامت کے آنے پر

دلالت کرتا ہے اور اسی قرآن سے اس قیامت کا وقت' اس کے حالات اور واقعات کا علم ہوتا ہے۔ اور ایک قول یہ بھی ہے کہ حضرت عیسیٰ بن مریمؑ کا بغیر باپ کے پیدا ہونا اور ان کا مُردوں کو زندہ کرنا قیامت کی نشانی ہے اور ایک قول یہ بھی ہے کہ اس سے مراد اللہ کے رسول ﷺ ہیں' لیکن پہلا قول راجح ہے''۔

علامہ شنقیطیؒ (متوفی ۱۳۹۳ھ) ﴿وَاِنَّهٗ لَعِلْمٌ لِّلسَّاعَةِ﴾ کی تفسیر میں لکھتے ہیں:

التحقيق أن الضمير في قوله (وَاِنَّهٗ) راجع الى عيسى لا الى القرآن و لا الى النبي ﷺ و معنى قوله ''لَعِلْمٌ لِّلسَّاعَةِ'' على القول الحق الصحيح الذي يشهد له القرآن العظيم و السنة المتواترة هو أن نزول عيسىٰ في آخر الزمان حيا علم للساعة أي علامة لقرب مجيئها لأنه من أشراطها الدالة على قربها (أضواء البيان:الزخرف:٦١)

''تحقیق اسی بات کی متقاضی ہے کہ 'اِنَّهٗ' میں ضمیر حضرت عیسیٰ بن مریمؑ کی طرف راجح ہے نہ کہ قرآن یا اللہ کے رسول ﷺ کی طرف' اور ﴿لَعِلْمٌ لِّلسَّاعَةِ﴾ کا معنی صحیح قول کے مطابق' جو کہ قرآن و سنت متواترہ سے بھی ثابت ہے' یہ ہے کہ آخری زمانے میں حضرت عیسیٰ بن مریمؑ کا نزول قیامت کی ایک نشانی ہے اور مراد یہ ہے کہ حضرت عیسیٰ ابن مریمؑ کا یہ نزول قیامت کے قریب آنے کی ایک علامت ہے' کیونکہ وہ ان علامات میں سے ہیں جو کہ قیامت کے قرب پر دلالت کرتی ہیں''۔

شیخ الازہر علامہ سید طنطاوی ﴿وَاِنَّهٗ لَعِلْمٌ لِّلسَّاعَةِ﴾ کی تفسیر میں لکھتے ہیں:

فقال (وَاِنَّهٗ لَعِلْمٌ لِّلسَّاعَةِ) فالضمير في (اِنَّهٗ) يعود الى عيسىٰ لأن السياق في شأنه و قيل يعود الى القرآن أو الى الرسول و ضعف ذلك لأن الكلام في شأن عيسى...... والمعنى وان عيسى عند نزوله من السماء في آخر الزمان حيا ليكونن علامة على قرب قيام الساعة (الوسيط:الزخرف:٦١)

''اِنَّهٗ میں ضمیر حضرت عیسیٰ بن مریمؑ کی طرف لوٹ رہی ہے' کیونکہ پیچھے ان کا تذکرہ ہے۔ اور ایک قول یہ ہے کہ یہ ضمیر قرآن کی طرف لوٹ رہی ہے یا رسول ﷺ کی طرف لوٹ رہی ہے۔ یہ قول ضعیف ہے' کیونکہ یہ کلام حضرت عیسیٰ بن مریمؑ کی شان میں ہے...... آیت کا معنی یہ ہے کہ حضرت عیسیٰ بن مریمؑ کا آخری زمانے میں زندہ نازل ہونا قیامت کے قرب کی علامت ہے''۔

سید قطب شہیدؒ (متوفی ۱۳۸۷ھ) ﴿وَاِنَّهٗ لَعِلْمٌ لِّلسَّاعَةِ﴾ کی تفسیر میں لکھتے ہیں:

و قد وردت أحاديث شتى عن نزول عيسى الى الأرض قبيل الساعة و هو ما تشير اليه الآية وَاِنَّهٗ لَعِلْمٌ لِّلسَّاعَةِ ...... وهو غيب من الغيب الذى حدثناعنه الصادق الأمين و أشار اليه القرآن الكريم و لا قول فيه بشر الا ما جاء في هذين المصدرين الثابتين الى يوم الدين (فی ظلال القرآن:الزخرف:۶۱)

''قیامت سے کچھ پہلے حضرت عیسیٰ بن مریمؑ کے زمین پر نزول کے بارے میں بہت سی روایات موجود ہیں اور اسی بات کی طرف یہ آیت بھی اشارہ کر رہی ہے.....اور حضرت عیسیٰ بن مریمؑ کا یہ نزول غیب کی خبروں میں سے ایک خبر ہے جس کی خبر ہمیں صادق اور امین رسول ﷺ نے دی ہے اور اس کی طرف قرآن نے بھی اشارہ کیا ہے۔ اور کسی بشر کے لیے یہ جائز نہیں ہے کہ وہ اس چیز کا انکار کرے جس کا اِن دو مصادرِ دینیہ (قرآن وسنت) میں تذکرہ ہو جو کہ قیامت تک باقی رہیں گے''۔

جمہور مفسرین کے اقوال

تفسیر مقاتل: معروف تابعی مفسر مقاتل بن حیانؒ (متوفی ۱۵۰ھ) فرماتے ہیں:

(وَاِنَّهٗ لَعِلْمٌ لِّلسَّاعَةِ) يقول نزوله من السماء علامة الساعة (تفسیر مقاتل ابن حیان:الزخرف:۶۱)

''﴿وَاِنَّهٗ لَعِلْمٌ لِّلسَّاعَةِ﴾ سے مراد یہ ہے کہ حضرت عیسیٰ بن مریمؑ کا آسمان سے نازل ہونا قیامت کی علامت ہے''۔

معانی القرآن: امام ابو جعفر النحاسؒ (متوفی ۳۳۸ھ) فرماتے ہیں:

ومعنى (لَعِلْمٌ لِّلسَّاعَةِ) يعلم بنزول عيسى أن الساعة قد قربت (معانی القرآن:الزخرف:۶۱)

''﴿لَعِلْمٌ لِّلسَّاعَةِ﴾ کا معنی یہ ہے کہ حضرت عیسیٰ بن مریمؑ کے نزول سے یہ معلوم ہوگا کہ قیامت قریب ہے''۔

بحر العلوم: امام الہدیٰ ابو لیث سمرقندیؒ (متوفی ۳۷۵ھ) ﴿وَاِنَّهٗ لَعِلْمٌ لِّلسَّاعَةِ﴾ کی تفسیر میں فرماتے ہیں:

(وَاِنَّهٗ لَعِلْمٌ لِّلسَّاعَةِ) یعنی نزول عیسی بن مریم علامة لقیام الساعة
(بحر العلوم:الزخرف:٦١)
''﴿وَاِنَّهٗ لَعِلْمٌ لِّلسَّاعَةِ﴾ سے مراد یہ ہے کہ حضرت عیسیٰ بن مریمؑ کا نزول قیامت کے قائم ہونے کی ایک علامت ہے''۔

لطائف الاشارات: امام قشیریؒ (متوفی ۴۶۵ھ) لکھتے ہیں:

(وَاِنَّهٗ لَعِلْمٌ لِّلسَّاعَةِ) یعنی به عیسی اذا أنزله من السماء فهو علامة الساعة (لطائف الاشارات:الزخرف:٦١)
''﴿وَاِنَّهٗ لَعِلْمٌ لِّلسَّاعَةِ﴾ سے مراد حضرت عیسیٰ بن مریم ہیں جو کہ آسمان سے نازل ہوں گے اور وہ قیامت کی ایک علامت ہیں''۔

الوجیز: امام ابوالحسن الواحدیؒ (متوفی ۴۶۸ھ) لکھتے ہیں:

''(وَاِنَّهٗ) أی و ان عیسی (لَعِلْمٌ لِّلسَّاعَةِ) بنزوله یعلم قیام الساعة
(تفسیر واحدی:الزخرف:٦١)
''وَاِنَّهٗ سے مراد حضرت عیسیٰ بن مریمؑ ہیں اور 'لَعِلْمٌ لِّلسَّاعَةِ' سے مراد یہ ہے کہ ان کے نزول سے قیامت کا علم ہوگا''۔

تفسیر بغوی: محی السنۃ امام بغویؒ (متوفی ۵۱۶ھ) ﴿وَاِنَّهٗ لَعِلْمٌ لِّلسَّاعَةِ﴾ کی تفسیر میں فرماتے ہیں

(وَاِنَّهٗ) یعنی عیسی بن مریم (لَعِلْمٌ لِّلسَّاعَةِ) یعنی نزوله من أشراط الساعة یعلم بها قربها (تفسیر بغوی:الزخرف:٦١)
''وَاِنَّهٗ سے مراد حضرت عیسیٰ بن مریمؑ ہیں اور لَعِلْمٌ لِّلسَّاعَةِ سے مراد یہ ہے کہ ان کا نزول قیامت کی ایک علامت ہے جس سے قیامت کے قریب ہونے کا علم ہوگا''۔

تفسیر کشاف: امام اللغۃ علامہ زمخشری (متوفی ۵۳۸ھ) وَاِنَّهٗ لَعِلْمٌ لِّلسَّاعَةِ کی تفسیر میں لکھتے ہیں:

(وَاِنَّهٗ) وان عیسی (لَعِلْمٌ لِّلسَّاعَةِ) أی شرط من أشراطها تعلم به
(تفسیر کشاف:الزخرف:٦١)
''وَاِنَّهٗ سے مراد حضرت عیسیٰ بن مریمؑ ہیں جبکہ 'لَعِلْمٌ لِّلسَّاعَةِ' سے مراد یہ ہے کہ وہ قیامت کی علامات میں سے ایک علامت ہیں جن کے ذریعے قیامت کا علم ہوگا''۔

تفسیر رازی: امام المتکلمین فخر الدین رازیؒ (متوفی ۶۰۶ھ) ﴿وَاِنَّهٗ لَعِلْمٌ لِّلسَّاعَةِ﴾

کی تفسیر میں لکھتے ہیں:

(وَاِنَّهٗ) أی عیسی (لَعِلْمٌ لِّلسَّاعَةِ) شرط من أشراطها تعلم به
(مفاتیح الغیب:الزخرف:٦١)

''وَاِنَّهٗ' سے مراد حضرت عیسیٰ بن مریمؑ ہیں اور 'لَعِلْمٌ لِّلسَّاعَةِ' سے مراد یہ ہے کہ وہ قیامت کی علامات میں سے ایک علامت ہیں کہ جس سے قیامت کا علم ہوگا''۔

تفسیر قرطبی: امام قرطبیؒ (متوفی ۶۷۱ھ) ﴿وَاِنَّهٗ لَعِلْمٌ لِّلسَّاعَةِ﴾ کی تفسیر میں لکھتے ہیں:

قلت ثبت فی صحیح مسلم و ابن ماجة عن أبی ھریرة قاله قال رسول الله ﷺ لینزلن عیسی بن مریم حکما عادلا...... قال علمائنا فھذا نص علی أنه ینزل مجددا لدین النبی ﷺ (تفسیر قرطبی:الزخرف:٦١)

''میں یہ کہتا ہوں کہ صحیح مسلم اور سنن ابن ماجہ میں حضرت ابو ہریرہؓ کی روایت سے یہ بات ثابت ہے کہ اللہ کے رسول ﷺ نے فرمایا کہ حضرت عیسیٰ بن مریمؑ ایک عادل حکمران بن کر نازل ہوں گے...... ہمارے علماء (یعنی مالکیہ) کا کہنا یہ ہے کہ یہ روایات اس بارے میں نص ہیں کہ حضرت عیسیٰ بن مریمؑ اللہ کے نبی ﷺ کے دین کے مجدد بن کر نازل ہوں گے''۔

معالم التنزیل: امام بیضاویؒ (متوفی ۶۹۲ھ) ﴿وَاِنَّهٗ لَعِلْمٌ لِّلسَّاعَةِ﴾ کی تفسیر میں لکھتے ہیں:

(وَاِنَّهٗ) وان عیسی (لَعِلْمٌ لِّلسَّاعَةِ) لأن حدوثه أو نزوله من أشراط الساعة یعلم به دنوھا (البیضاوی:الزخرف:٦١)

''یعنی حضرت عیسیٰ بن مریمؑ کا پیدا ہونا یا ان کا نازل ہونا قیامت کی علامات میں سے ہے جس سے قرب قیامت کا علم ہوگا''۔

مدارک التنزیل: امام ابو البرکات النسفیؒ (متوفی ۷۱۰ھ) ﴿وَاِنَّهٗ لَعِلْمٌ لِّلسَّاعَةِ﴾ کی تفسیر میں لکھتے ہیں:

(وَاِنَّهٗ لَعِلْمٌ لِّلسَّاعَةِ) وان عیسی مما یعلم به مجیء الساعة (تفسیر نسفی:الزخرف:٦١)

''﴿وَاِنَّهٗ لَعِلْمٌ لِّلسَّاعَةِ﴾ سے مراد یہ ہے کہ حضرت عیسیٰ بن مریمؑ سے قیامت کے آنے کا علم حاصل ہوگا''۔

لباب التأویل: امام خازنؒ (متوفی ۷۴۱ھ) ﴿وَاِنَّهٗ لَعِلْمٌ لِّلسَّاعَةِ﴾ کی تفسیر میں لکھتے ہیں:

(وَاِنَّهٗ) یعنی عیسی (لَعِلْمٌ لِّلسَّاعَةِ)یعنی نزوله من أشراط الساعة یعلم به قربها (تفسیر خازن:الزخرف:٦١)

''یعنی حضرت عیسیٰ بن مریمؑ کا نزول قیامت کی علامات میں سے ہے جس سے اس کے قرب کا علم ہوگا''۔

اللباب فی علوم الکتاب: امام ابن عادل الحنبلیؒ (متوفی ۸٦۰ھ) فرماتے ہیں:

معنی الآیة أن نزول عیسی من أشراط الساعة یعلم بها قربها

(اللباب:الزخرف:٦١)

''اس آیت کا مفہوم یہ ہے کہ حضرت عیسیٰ بن مریمؑ کا نزول قیامت کی علامات میں سے ایک علامت ہے جس سے قربِ قیامت کا علم ہوگا''۔

نظم الدرر: امام برہان الدین بقاعیؒ (متوفی ۸۸۵ھ) ﴿وَاِنَّهٗ لَعِلْمٌ لِّلسَّاعَةِ﴾ کی تفسیر میں لکھتے ہیں:

(وَاِنَّهٗ) أی عیسی علیه السلام (لَعِلْمٌ لِّلسَّاعَةِ) أی نزوله سبب للعلم بقرب الساعة (نظم الدرر:الزخرف:٦١)

''وَاِنَّهٗ' سے مراد حضرت عیسیٰ بن مریمؑ ہیں اور 'لَعِلْمٌ لِّلسَّاعَةِ' سے مراد یہ ہے کہ ان کا نزول قربِ قیامت کے علم کا سبب ہے''۔

تفسیر جلالین: امام جلال الدین سیوطیؒ (متوفی ۹۱۱ھ) ﴿وَاِنَّهٗ لَعِلْمٌ لِّلسَّاعَةِ﴾ کی تفسیر میں فرماتے ہیں:

(وَاِنَّهٗ) أی عیسی (لَعِلْمٌ لِّلسَّاعَةِ) تعلم بنزوله (تفسیر جلالین:الزخرف:٦١)

''وَاِنَّهٗ' سے مراد حضرت عیسیٰ بن مریمؑ ہیں اور 'لَعِلْمٌ لِّلسَّاعَةِ' سے مراد یہ ہے کہ ان کے نزول سے قیامت کا علم ہوگا''۔

ارشاد العقل السلیم: امام ابوسعود العمادیؒ (متوفی ۹۸۲ھ) ﴿وَاِنَّهٗ لَعِلْمٌ لِّلسَّاعَةِ﴾ کی تفسیر میں لکھتے ہیں:

(وَاِنَّهٗ) وان عیسی (لَعِلْمٌ لِّلسَّاعَةِ) أی وأن نزوله شرط من أشراطها

(تفسیر ابو سعود:الزخرف:٦١)

''یعنی حضرت عیسیٰ بن مریمؑ کا نزول قیامت کی علامات میں سے ایک علامت ہے''۔

روح المعانی: علامہ آلوسیؒ (متوفی ۱۲۷۰ھ) ﴿وَاِنَّهٗ لَعِلْمٌ لِّلسَّاعَةِ﴾ کی تفسیر میں فرماتے ہیں:

(وَاِنَّهٗ) أی عیسی بن مریم (لَعِلْمٌ لِّلسَّاعَةِ) أی أنه بنزوله شرط من أشراطها (روح المعانی:الزخرف:٦١)

''وَاِنَّهٗ سے مراد حضرت عیسٰی بن مریمؑ ہیں اور 'لَعِلْمٌ لِّلسَّاعَةِ' سے مراد یہ ہے کہ ان کا نازل ہونا قیامت کی علامات میں سے ایک علامت ہے''۔

تفسیر البحر المدید: ابن عجیبہؒ (متوفی ۱۲۲۴ھ) لکھتے ہیں:

(وَاِنَّهٗ) أی عیسی (لَعِلْمٌ لِّلسَّاعَةِ) أی مما یعلم به مجیء الساعة (البحر المدید:الزخرف:٦١)

''وَاِنَّهٗ سے مراد حضرت عیسٰی بن مریمؑ ہیں اور 'لَعِلْمٌ لِّلسَّاعَةِ' سے مراد ہے کہ حضرت عیسٰی بن مریمؑ سے قیامت کا علم حاصل ہوگا''۔

تفسیر مظہری: ثناءاللہ پانی پتیؒ (متوفی ۱۲۲۵ھ) لکھتے ہیں:

وَاِنَّهٗ یعنی عیسٰی 'لَعِلْمٌ لِّلسَّاعَةِ' أی نزوله من أشراط الساعة یعلم به قربها (تفسیر مظهری:الزخرف:٦١)

''وَاِنَّهٗ سے مراد حضرت عیسٰی بن مریمؑ ہیں اور 'لَعِلْمٌ لِّلسَّاعَةِ' سے مراد ہے کہ ان کا نازل ہونا قیامت کی علامات میں سے ایک علامت ہے، جس سے قیامت کے قرب کا علم ہوگا''۔

فتح البیان: نواب صدیق الحسن خان قنوجیؒ (متوفی ۱۳۷۵ھ) لکھتے ہیں:

''وَاِنَّهٗ لَعِلْمٌ لِّلسَّاعَةِ'' قال مجاهد والضحاك والسدی وقتادة أن المراد المسیح وان خروجه مما یعلم به قیام الساعة لكونه شرطا من أشراطها لأن الله سبحانه وتعالى ینزله من السماء قبیل قیام الساعة كما أن خروج الدجال من أعلام الساعة وقال الحسن وسعید بن جبیر المراد القرآن لأنه یدل علی قرب مجیء الساعة وبه یعلم وقتها وأهوالها وأحوالها وقیل المعنی أن حدوث المسیح من غیر أب واحیاؤه الموتی دلیل علی صحة البعث وقیل الضمیر لمحمد ﷺ والأول أولی (فتح البیان:الزخرف:٦١)

''مجاہدؒ، ضحاکؒ، سدیؒ اور قتادہؒ کا قول یہ ہے کہ ﴿وَاِنَّهٗ لَعِلْمٌ لِّلسَّاعَةِ﴾ سے مراد مسیح ابن مریمؑ ہیں اور ان کے نکلنے سے قیامت کا علم حاصل ہوگا، کیونکہ وہ قیامت کی علامات میں سے ایک علامت ہے۔ اللہ سبحانہٗ وتعالیٰ ان کو قیامت سے کچھ پہلے آسمان

سے نازل فرمائیں گے' جیسا کہ دجال کا نکلنا قیامت کی علامات میں سے ہے۔ حسن بصریؒ اور سعید بن جبیرؒ کے نزدیک اس سے مراد قرآن ہے' کیونکہ قرآن قیامت کے آنے پر دلالت کرتا ہے اور اسی قرآن سے اس قیامت کا وقت' اس کے حالات اور واقعات کا علم ہوتا ہے۔ اور ایک قول یہ بھی ہے کہ حضرت عیسیٰ بن مریمؑ کا بغیر باپ کے پیدا ہونا اور ان کا مُردوں کو زندہ کرنا قیامت کی نشانی ہے۔ اور ایک قول یہ بھی ہے کہ اس سے مراد اللہ کے رسول ﷺ ہیں' لیکن پہلا قول راجح ہے''۔

ایسر التفاسیر للجزائری: علامہ ابوبکر الجزائری لکھتے ہیں:

أی وأن عیسی لعلامة للساعة أی نزول عیسی فی آخر الزمان علامة علی قرب الساعة (أیسر التفاسیر:الزخرف:٦١)

''یعنی حضرت عیسیٰ بن مریمؑ کا آخری زمانے میں نازل ہونا قربِ قیامت کی ایک علامت ہے''۔

التفسیر المیسر: التفسیر المیسر جو کہ سعودی علماء کی ایک جماعت نے لکھی ہے' اس میں ﴿وَاِنَّهٗ لَعِلْمٌ لِّلسَّاعَةِ﴾ کی تفسیر میں لکھا ہے:

وان نزول عیسی قبل یوم القیامة لدلیل علی قرب وقوع الساعة
(التفسیر المیسر:الزخرف:٦١)

''اور حضرت عیسیٰ بن مریمؑ کا قیامت سے پہلے نازل ہونا قیامت کے وقوع کے قریب ہونے کی دلیل ہے''۔

ان تفاسیر کے علاوہ بھی عربی کی بہت سی ایسی تفاسیر ہیں جن میں ﴿وَاِنَّهٗ لَعِلْمٌ لِّلسَّاعَةِ﴾ کی تشریح کرتے ہوئے مفسرین نے اس سے مراد حضرت عیسیٰ بن مریمؑ کا نزول لیا ہے۔ مایۂ ناز عربی تفاسیر کے مطالعہ کے بعد اب ہم بعض اردو مفسرین کی تفاسیر کی طرف رجوع کرتے ہیں کہ انہوں نے آیت مبارکہ ﴿وَاِنَّهٗ لَعِلْمٌ لِّلسَّاعَةِ﴾ سے کیا سمجھا ہے۔

موضح القرآن: شاہ عبدالقادرؒ لکھتے ہیں:

﴿وَاِنَّهٗ لَعِلْمٌ لِّلسَّاعَةِ﴾ (الزخرف:٦١) ''اور وہ نشان ہے اس گھڑی کا''۔
''حضرت عیسیٰؑ کا آنا نشان ہے قیامت کا''۔

احسن التفاسیر: سید احمد حسن محدث دہلویؒ فرماتے ہیں:

﴿وَاِنَّهٗ لَعِلْمٌ لِّلسَّاعَةِ﴾ (الزخرف:٦١) ''اور وہ نشان ہے اس گھڑی کا''۔

''ان آیتوں میں یہ جو فرمایا کہ حضرت عیسیٰؑ قیامت کی ایک نشانی ہیں' اس کی تفسیر بعضے مفسروں نے اگرچہ یہ قرار دی ہے کہ حضرت عیسیٰؑ مُردوں کو جو زندہ کرتے تھے یہ ان کا معجزہ قیامت کی ایک نشانی تھا' کیونکہ جس طرح وہ مردوں کو زندہ کرتے تھے اس طرح قیامت کے دن مردے زندہ ہوں گے' لیکن صحیح تفسیر وہی ہے جس کا ذکر صحیحین میں ابو ہریرہؓ کی روایت میں ہے کہ قیامت کے قریب حضرت عیسیٰؑ آسمان سے زمین پر آئیں گے اور دجال کو قتل کریں گے' اسی واسطے ان کو قیامت کی نشانی فرمایا''۔

<u>معارف القرآن</u>: مولانا مفتی محمد شفیع رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:

﴿وَاِنَّهٗ لَعِلْمٌ لِّلسَّاعَةِ﴾ (الزخرف:٦١) ''اور وہ نشان ہے قیامت کا''۔

''اکثر مفسرین نے اس آیت کا مطلب یہ بتایا ہے کہ حضرت عیسیٰؑ کا دوبارہ آسمان سے نازل ہونا قیامت کی علامت ہے۔ چنانچہ آپ کا آخری زمانے میں دوبارہ تشریف لانا اور دجال کو قتل کرنا احادیث متواترہ سے ثابت ہے۔ مزید تفصیلات کے لیے احقر کے رسالہ 'التصریح بما تواتر فی نزول المسیح' اور 'مسیح موعود کی پہچان' وغیرہ کی طرف رجوع کیا جائے''۔

<u>معارف القرآن</u>: مولانا ادریس کاندھلویؒ فرماتے ہیں:

﴿وَاِنَّهٗ لَعِلْمٌ لِّلسَّاعَةِ﴾ (الزخرف:٦١)

''اور بے شک وہ ایک نشان ہے قیامت کے واسطے''۔

''جمہور مفسرین کے نزدیک 'وَاِنَّهٗ' کی ضمیر حضرت عیسیٰؑ کی طرف راجع ہے' یعنی عیسیٰ بن مریم بے شک ایک علامت ہیں قیامت کے لیے' اور اس سے مراد اُن کا آسمان سے نزول فرمانا اور زمین پر آنا ہے' تو ان کا یہ آنا من جملہ آیاتِ علاماتِ قیامت ایک عظیم نشانی بنایا گیا...... حافظ ابن کثیرؒ اور شیخ جلال الدین سیوطیؒ نے احادیث نزول کو اخبارِ متواترہ سے تعبیر کرتے ہوئے یہ واضح فرمایا کہ یہ تمام احادیث قطعی الثبوت اور قطعی الدلالت ہیں' اس لحاظ سے مسئلہ نزول مسیح دین کے لوازم اور ضروریات میں سے ہوا' جس پر ایمان کے بغیر قانون شریعت سے کوئی شخص مسلمان نہیں سمجھا جاسکتا''۔

<u>تفسیر عثمانی</u>: مولانا شبیر احمد عثمانیؒ لکھتے ہیں:

﴿وَاِنَّهٗ لَعِلْمٌ لِّلسَّاعَةِ﴾ (الزخرف:٦١) ''اور وہ نشان ہے قیامت کا''۔

''یعنی حضرت مسیح کا اوّل مرتبہ آنا تو خاص بنی اسرائیل کے لیے ایک نشان تھا کہ بدون

باپ کے پیدا ہوئے اور عجیب وغریب معجزات دکھلائے اور دوبارہ آنا قیامت کا نشان ہوگا' ان کے نزول سے لوگ معلوم کرلیں گے کہ قیامت بالکل نزدیک آ لگی ہے''۔

تفسیر وحیدی: مولانا وحید الزمان خانؒ فرماتے ہیں:

﴿وَاِنَّهٗ لَعِلْمٌ لِّلسَّاعَةِ﴾ (الزخرف:٦١)

''اور بے شک عیسیٰ (کا اُترنا) قیامت کی ایک نشانی ہے''۔

اشرف الحواشی: مفتی عبدہٗ الفلاح لکھتے ہیں:

﴿وَاِنَّهٗ لَعِلْمٌ لِّلسَّاعَةِ﴾ (الزخرف:٦١)

''اور بے شک عیسیٰ (کا اترنا) قیامت کی ایک نشانی ہے''۔

''اس 'وہ' سے مراد اکثر مفسرین نے حضرت عیسیٰؑ کا آسمان سے اُترنا لیا ہے' جس کی خبر بکثرت احادیث میں دی گئی ہے اور بقول شوکانی وہ حدِتواتر کو پہنچ چکی ہیں اور ابن کثیرؒ نے بھی ان کو متواتر کہا ہے اور ان کے نزول پر اُمت کا اجماع ہے''۔

جواہر القرآن: مولانا غلام اللہ خان صاحبؒ لکھتے ہیں:

﴿وَاِنَّهٗ لَعِلْمٌ لِّلسَّاعَةِ﴾ (الزخرف:٦١) ''اور وہ نشان ہے قیامت کا''۔

''مطلب یہ ہے کہ حضرت عیسیٰؑ کا آخری زمانے میں نزول قربِ قیامت کی علامت ہے''۔

تیسیر القرآن: مولانا عبدالرحمٰن کیلانیؒ لکھتے ہیں:

﴿وَاِنَّهٗ لَعِلْمٌ لِّلسَّاعَةِ﴾ (الزخرف:٦١)

''اور وہ (عیسیٰؑ) تو قیامت کی ایک علامت ہے''۔

''یعنی سیدنا عیسیٰؑ کی پیدائش اور پہلی مرتبہ دنیا میں آنا تو خالص بنی اسرائیل کے لیے ایک نشان تھا اور دوبارہ آنا قیامت کا نشان ہوگا۔ ان کے نزول سے لوگ معلوم کرلیں گے کہ اب قیامت بالکل نزدیک آ لگی ہے۔ اکثر مفسرین نے اس آیت کا یہی مطلب لیا ہے اور بے شمار احادیثِ صحیحہ سیدنا عیسیٰ کے آسمان سے نزول کی تائید بھی کرتی ہیں جو بالکل قیامت کے قریب ہوگا''۔

تفسیر نعیمی: مولانا نعیم الدین مراد آبادیؒ فرماتے ہیں:

﴿وَاِنَّهٗ لَعِلْمٌ لِّلسَّاعَةِ﴾ (الزخرف:٦١)

''اور بے شک عیسیٰؑ قیامت کی ایک خبر ہے''۔

''یعنی حضرت عیسیٰؑ کا آسمان سے اُترنا علاماتِ قیامت میں سے ہے''۔ (باقی صفحہ 4 پر)